ادبیات

آہ بخاری

جناب فانی مراد آبادی

اُفق کے پہلو میں آج کیسی سیاہ لہریں مچل رہی ہیں
سحر کی کرنیں بجائے ضَو کے گھنیری شامیں اُگل رہی ہیں

گلابؔ گیندے کے زرد چہروں پہ اشکؔ یوں تملا رہے ہیں
کہ جیسے ویران قبر پر دو۔ چراغ سے تھرتھرا رہے ہیں

بہارِ اسیرِ خزاں و طوفاں چمن سراپا الم کدہ ہے
سکوتِ عالم یہ شک ہی غالب۔ کہ جیسے کوئی صنم کدہ ہے

فضا کے سینے پہ خونی کرگس کے تیز پنجے مچل رہے ہیں
چراغِ علم و ادب کی لَو سے دھوئیں کے بادل اُبل رہے ہیں

کہ آج احرار کا نگہباں جو تختِ علمی پہ تھا فروزاں
حیاتِ فانی سے ہو کے گریاں سدھارا سوئے جہانِ یزداں

وہ ایک عالم جسے جہاں نے خراجِ تحسیں ادا کیا تھا
وہ ایک مومن جو لطفِ احمد کی برکتوں سے قمر بنا تھا

وہ ایک رہبر کہ جس کی نظروں میں ساری دنیا تھی گردِ رہِ گل
وہ اک معلّم کہ جس کے صدقے میں رہ نوردوں نے پائی منزل

وہ ایک شاعر کہ جسکے زورِ قلم سے ذہنوں میں نور بکھرا
وہ اک مفکّر کہ جس کی کاوش سے انجمن میں سرور بکھرا

وہ اک مفسّر دلوں سے جس نے نکالے شبہاتِ نو دمیدا
وہ اک مقرر کہ جس کے طرزِ بیاں میں شعلوں کا سوز پیدا

اُسی چراغِ سحر بہ پہلو کے غم میں عالم یہ رو رہا ہے
مگر وہ بادِ قضا سے بجھکر زمیں کے پہلو میں سو رہا ہے

یہاں بہار کی "ر" پوری بولی جائے گی، مگر اسیر کا "الف" گر جائے گا اور جملہ یوں رہ جائے گا جیسے بہا رسیرِ خزاں و طوفاں۔ اور شعر میں ساکت الف گرانا جائز ہے "دمیدا" میں "ہ" ہے مگر ضرورتِ شعری اور ضرورتِ قافیہ کی رعایت سے "الف" سے لکھا جائے گا۔

سیّد عطاء اللہ شاہ بخاری۔ تخلص ندیم ۔ (فانی مُراد آبادی)